AFKĀR *Journal of Islamic & Religious Studies*
Volume 10, Issue 1, June 2026, PP: 55-74
E-ISSN 2616-8588; P-ISSN 2616-9223
www.afkar.com.pk; hjrs.hec.gov.pk

عبرانی اور سامری توراۃ کے متنی اختلافات اور احکامِ عبادات پر ان کے فقہی اثرات: ایک تجزیاتی مطالعہ

Textual Variants between the Masoretic and Samaritan Torah and Their Legal Implications for Acts of Worship: An Analytical Study

Dr. Hafiz Ruvaifa Khan
Lecturer, Department of Qur'ānic Studies, the Islamia University of Bahawalpur
hafiz.ruvaifa@iub.edu.pk
Abdul Rehman
PhD Scholar, Department of Qur'ānic Studies, the Islamia University of Bahawalpur
abdulrehmannawaz4045@gmail.com

ABSTRACT

Rabbinic Jews and Samaritans both regard the Torah of Moses as the foundation of their law, yet they read it in two different textual forms: the Masoretic Text and the Samaritan Pentateuch. This study examines how the variants between these two forms shape the laws of worship in each tradition, covering purity, prayer, fasting, almsgiving, voluntary charity, sacrifice, pilgrimage, festivals and the direction of worship. It distinguishes three levels of divergence: genuine textual variants, interpretive choices made in translation, and divergent readings of an identical text. The study finds that the legally consequential textual variants are not scattered but systematic, converging on a single question: the place that God has chosen. A single verb tense in Deuteronomy ("will choose" versus "has chosen"), the reading Gerizim for Ebal in Deuteronomy 27:4, and the Samaritan tenth commandment together determine the location of sacrifice, pilgrimage, the second tithe, festival rejoicing and the direction of prayer. Most other legal differences arise not from the text but from the scope of accepted scripture and the method of interpretation. The study concludes by situating these findings within the Qur'anic perspective, which names the direction of prayer explicitly and rests on a single text.

Keywords: *Samaritan Pentateuch; Masoretic Text; Mount Gerizim; Chosen Place; Rabbinic Halakhah; Samaritan Halakhah; Comparative Religion*

CC BY

تمہید:

ربانی یہود اور سامری دونوں توراۃ موسیٰ کو اپنی شریعت کا بنیادی مأخذ مانتے ہیں، مگر یہ کتاب دونوں کے ہاں ایک صورت میں موجود نہیں: ربانی روایت ماسورتی متن کو معتبر مانتی ہے، اور سامری روایت اپنے محفوظ کردہ نسخے کو، جو سامری توراۃ کے نام سے معروف ہے۔ دونوں نسخوں میں تقریباً چھ ہزار مقامات پر فرق ہے، جن میں سے تقریباً نصف محض املا کا ہے، اور تقریباً انیس سو مقامات پر یونانی ترجمۂ سبعینیہ سامری متن سے متفق ہے؛ اعتقادی نوعیت کے اختلافات نسبتاً کم ہیں اور زیادہ تر مقدس مقام کے مسئلے کے گرد گھومتے ہیں۔[1] چونکہ سامری توراۃ بھی عبرانی زبان ہی میں ہے، اس مقالے میں ''عبرانی توراۃ'' سے مراد ماسورتی متن ہے؛ نیز ''ماسورتی متن'' اور ''سامری متن'' کی تعبیر نسخوں کے لیے، اور ''ربانی روایت'' اور ''سامری روایت'' کی تعبیر ان کی فقہی تعبیرات کے لیے استعمال ہوئی ہے۔

اس صورتِ حال سے بنیادی سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دونوں روایتوں کے فقہی اختلافات متنی فرق کا نتیجہ ہیں یا ایک ہی متن کی مختلف تعبیرات کا۔ زیرِ نظر مقالہ اس سوال کو عبادات کے دائرے میں جانچتا ہے اور چار ذیلی سوالات کا جواب تلاش کرتا ہے:

(1) کون سے متنی اختلافات احکامِ عبادات پر براہِ راست اثر ڈالتے ہیں؟

(2) کیا یہ اختلافات منتشر ہیں یا کسی ایک محور کے گرد منظم؟

(3) فقہی اختلافات کا کتنا حصہ متن سے پیدا ہوا ہے اور کتنا مسلّمہ صحائف کے دائرے اور منہجِ تعبیر سے؟

(4) قرآنی تناظر میں ان نتائج کی کیا اہمیت ہے؟

منہجِ تحقیق

ماسورتی متن کے لیے پاکستان بائبل سوسائٹی کا اردو ترجمہ اور سامری متن کے لیے الصوری کا عربی ترجمہ بنیادی متن ہیں، اور اختلافات کو تصدقہ وسلیوان اور فلورنٹین وطال کے متوازی متون سے جانچا گیا ہے؛ کسی فرق کو متنی اختلاف اسی وقت مانا گیا ہے جب وہ ان متون میں ثابت ہو، محض دو ترجموں کے الفاظ کا فرق اس کے لیے کافی نہیں۔ اقتباسات میں ذاتِ باری کا نام اپنے اپنے مأخذ کے مطابق ہے: اردو بائبل میں ''خداوند'' اور الصوری کے ہاں ''اللہ''۔

مبحث اول: اختلاف کی نوعیتیں

1۔ مسلّمہ صحائف کا دائرہ

دونوں روایتوں کا سب سے بنیادی فرق کسی آیت کا نہیں بلکہ وحی کے دائرے کا ہے۔ سامری روایت اسفارِ خمسہ کے سوا کسی کتاب کو حجت نہیں مانتی، جبکہ ربانی روایت انبیاء اور کتوبیم کے ساتھ زبانی توراۃ، یعنی مشنا اور تلمود، کو بھی حجت مانتی ہے۔[2] یہ فرق خود متنی اختلاف نہیں، مگر یہی طے کرتا ہے کہ ایک آیت کس پس منظر میں پڑھی جائے اور اس کی تکمیل کس مأخذ سے ہو؛ آگے واضح ہوگا کہ بیشتر فقہی اختلافات کی جڑ یہی ہے۔

2۔ اختلاف کی تین بنیادیں

ہر فرق کو متنی اختلاف سمجھ لینا اس تقابل کی عام منہجی غلطی ہے؛ اس لیے اختلافات تین بنیادوں پر رکھے گئے ہیں۔

پہلی بنیاد: حقیقی متنی اختلاف، یعنی وہ مقامات جہاں سامری متن کے الفاظ ماسورتی متن سے مختلف ہیں، مثلاً کسی فعل کا صیغہ، کسی پہاڑ کا نام یا کسی عبارت کا اضافہ۔ اسی کی ایک ذیلی صورت قراءت کا اختلاف ہے، جہاں حروف یکساں ہیں مگر دونوں روایتیں انہیں مختلف تلفظ سے پڑھتی ہیں۔

دوسری بنیاد: ترجمے کا انتخاب۔ الصوری کے عربی ترجمے کی کئی تعبیرات پہلی نظر میں متنی اختلاف معلوم ہوتی ہیں مگر درحقیقت مترجم کا انتخاب ہیں: «موعد» کے لیے «وقت»، «مقرا قودش» کے لیے «موافاة قدس»، «حگ» کے لیے «حج»، «عصرت» کے لیے «حبسة» اور «تروعه» کے لیے «إرهاج»۔[3] یہی اصول اردو بائبل پر بھی لاگو ہے: اس کی کوئی تعبیر بذاتِ خود ماسورتی متن کی شہادت نہیں۔ البتہ جہاں مترجم اپنے معمول کے انتخاب سے ہٹتا ہے، وہاں قرینہ یہ ہے کہ اس کے سامنے متن مختلف تھا۔

تیسری بنیاد: یکساں متن کی مختلف تعبیر۔ بہت سے بڑے عملی اختلافات ایسی آیات سے پیدا ہوئے ہیں جو دونوں نسخوں میں لفظ بہ لفظ یکساں ہیں، اور جن کا اختلاف صرف تعبیر اور منہجِ استنباط کا ہے۔

مباحث دوم تا چہارم پہلی بنیاد سے، اور مبحث پنجم تیسری بنیاد سے متعلق ہیں۔

مبحث دوم: مقامِ مختار، متنی اختلافات کا مرکزی محور

دونوں نسخے اس بنیادی حکم پر متفق ہیں کہ عبادت ہر جگہ نہیں بلکہ ایک منتخب مقام پر ہو،[4] اور دونوں کوہِ گرزیم کو برکت کے اعلان کا پہاڑ قرار دیتے ہیں۔[5] اختلاف اس پر ہے کہ یہ منتخب مقام کون سا ہے، اور اس کی بنیاد چھ متنی و تعبیری نکات پر ہے۔

1۔ «چن لے گا» یا «چن لیا ہے»

کتابِ استثنا میں جہاں مرکزی مقامِ عبادت کا ذکر ہے، ماسورتی متن مستقبل کا صیغہ لاتا ہے، یعنی وہ جگہ جسے خداوند چن لے گا؛[6] جبکہ سامری متن انہی مقامات پر ماضی کا صیغہ پڑھتا ہے، یعنی وہ جگہ جسے اللہ نے چن لیا ہے۔ یہ فرق استثنا میں اکیس مقامات پر ہے، اگرچہ بعض شماروں میں یہ تعداد بائیس بیان ہوئی ہے۔[7] سامری مؤرخ ابوالفتح نے اسی باب کی آیات کو قبلے پر سامری استدلال کی بنیاد کے طور پر نقل کیا ہے:

لا تُصعد صعائدك في كل مكان تراه بل في المكان الذي اختاره الله فإن هناك تُصعد صعائدك وهناك تفعل كل ما أنا موصيك اليوم.[8]

''اپنی سوختنی قربانیاں ہر اس جگہ نہ چڑھانا جو تجھے نظر آئے، بلکہ اس مقام پر جسے اللہ نے چن لیا ہے، کیونکہ وہیں تو اپنی سوختنی قربانیاں چڑھائے گا اور وہیں وہ سب کرے گا جس کا میں آج تجھے حکم دیتا ہوں۔''

یہ فرق بظاہر صیغے کا ہے مگر اس کا نتیجہ مکان کا ہے۔ مستقبل کا صیغہ مقام کا سوال توراۃ کے اندر کھلا چھوڑ کر اس کی تعیین آئندہ تاریخ کے حوالے کرتا ہے، جسے ربانی روایت نے داؤد و سلیمان علیہما السلام کے دور کے یروشلم پر منطبق کیا؛ اسی لیے مرکزِ عبادت کا شیلوہ سے یروشلم منتقل ہونا اس قراءت میں متن کے عین مطابق ٹھہرتا ہے۔[9] ماضی کا صیغہ اس سوال کو توراۃ کے اندر بند کر دیتا ہے: مقام نزولِ توراۃ ہی کے وقت متعین ہو چکا، سامری روایت کے مطابق یہ وہی پہاڑ ہے جسے توراۃ نے برکت کا مقام قرار دیا، اور بعد کی ہر منتقلی انحراف ہے۔ ابوالفتح کے نزدیک یہ ناممکن ہے کہ صاحبِ شریعت موسیٰ علیہ السلام وفات پا جائیں اور قوم کے لیے قبلے کی سمت متعین نہ کریں۔[10] دونوں قراءتیں اپنے اپنے سیاق سے ہم آہنگ ہیں، اور آگے کے مباحث میں اس صیغے کا یہی مفہوم مراد ہے۔

2۔ استثنا 4:27: کوہِ عیبال یا کوہِ گرزیم

یردن پار کرنے کے بعد پتھر نصب کرنے اور قربان گاہ بنانے کا مقام ماسورتی متن میں کوہِ عیبال ہے،[11] جبکہ سامری متن اسی آیت میں کوہِ گرزیم پڑھتا ہے:

ويكون عند عبورك الأردن تقيمون الحجارة هذه التي أنا موصيكم اليوم في جبل جرزيم وتشيدها بشيد.[12]

''اور جب تم یردن کو پار کرو گے تو یہ پتھر، جن کا میں آج تمہیں حکم دیتا ہوں، کوہِ گرزیم پر نصب کرنا اور ان پر چونا پھیرنا۔''

ملک میں داخلے کے بعد قربان گاہ کے لیے کسی پہاڑ کا نام توراۃ میں صرف یہیں آیا ہے، اس لیے یہی ایک لفظ طے کرتا ہے کہ توراۃ خود مقامِ قربانی کا نام لیتی ہے یا نہیں۔ داخلی قرینہ یہ ہے کہ دونوں متون میں برکت گرزیم پر اور لعنت عیبال پر سنائی جاتی ہے،[13] چنانچہ ماسورتی قراءت میں قربان گاہ لعنت کے پہاڑ پر قرار پاتی ہے۔ بحرِ مردار کے مخطوطات میں استثنا 27:4 کا ایک ایسا ٹکڑا بھی ملا ہے جس میں گرزیم کی قراءت ہے، اور یہ اس امر کا قرینہ ہے کہ یہ قراءت سامری فرقے کی مستقل تشکیل سے پہلے بھی موجود تھی۔[14]

3۔ سامری توراۃ کا دسواں حکم

سامری توراۃ میں خروج 20 اور استثنا 5 دونوں مقامات پر احکامِ عشرہ کے آخر میں ایک حکم ہے کہ بنی اسرائیل یردن پار کر کے کوہِ گرزیم پر بڑے پتھر نصب کریں، ان پر توراۃ کے کلمات لکھیں، اور وہیں قربان گاہ بنا کر سوختنی اور سلامتی کی قربانیاں چڑھائیں؛ ماسورتی متن میں اس کی کوئی نظیر نہیں۔[15] یہ حکم کوئی نئی عبارت نہیں بلکہ استثنا 11:29، 27:2–7 اور 11:30 کی آیات سے مرتب ہے،[16] اور سامری شمار کے مطابق ماسورتی متن کے احکامِ عشرہ نو ہیں جنہیں یہی حکم دس تک مکمل کرتا ہے۔[17] یوں اختلاف مواد کا کم اور مرتبے کا زیادہ ہے: مقامِ عبادت احکامِ عشرہ میں توحید کے ساتھ ایک سلسلے میں آ گیا ہے۔

4۔ استثنا 11:30: مقام کی جغرافیائی صراحت

برکت و لعنت کے پہاڑوں کا محلِ وقوع بیان کرتے ہوئے ماسورتی متن انہیں مورہ کے بلوطوں کے قریب بتاتا ہے اور شکیم (نابلس) کا نام نہیں لیتا،[18] جبکہ سامری متن ''شکیم کے مقابل'' کا اضافہ کرتا ہے، اور دسویں حکم میں یہی صراحت ''نابلس کے سامنے'' کی صورت میں آتی ہے۔[19] یوں پہاڑ کی جغرافیائی تعیین میں کوئی ابہام باقی نہیں رہتا۔

5۔ خروج 20:24: «ہر جگہ» یا «اس جگہ»

مٹی کی قربان گاہ کے حکم میں ماسورتی متن کے مطابق ہر اس جگہ، جہاں خداوند اپنے نام کی یادگاری کرائے گا، وہ آ کر برکت دے گا؛[20] سامری متن میں یہی عبارت واحد اور ماضی میں ہے، یعنی اس جگہ جہاں اللہ نے اپنا نام یاد کرایا۔[21] ماسورتی قراءت متعدد قربان گاہوں کی گنجائش دیتی ہے اور سامری قراءت اسے ختم کر کے استثنا والے اختلاف کو تقویت دیتی ہے۔

6۔ آباء کی عبادت گاہیں: موریاہ، مورہ اور بیت ایل

ماسورتی متن ذبحِ ابراہیمی کے لیے ''ملکِ موریاہ'' کہتا ہے، جبکہ سامری توراۃ یہاں مورہ سے مربوط صورت پڑھتی ہے۔[22] مورہ دونوں متون میں شکیم کے قریب وہ مقام ہے جہاں ابراہیم علیہ السلام نے کنعان میں پہلی قربان گاہ بنائی،[23] اور سامری تفسیر اس نام کو

''رؤیت'' کے معنی سے جوڑتی ہے، یعنی وہ سرزمین جہاں خدا ظاہر ہوا۔[24] ربانی روایت موریاہ کو ہیکل کا پہاڑ مانتی ہے، جس کی صریح بنیاد تواریخ دوم 3:1 ہے، یعنی پھر ایک ایسی کتاب جو اسفارِ خمسہ سے باہر ہے۔[25] اسی طرح سامری روایت ''بیت ایل'' اور ''لوز'' کو، جہاں یعقوب علیہ السلام نے خواب دیکھا اور نذر مانی، کوہِ گرزیم کے ناموں میں شمار کرتی ہے۔[26] یوں سامری روایت اپنے مرکز کی قداست براہِ راست توراۃ سے آباء تک پہنچاتی ہے، اور ربانی روایت تواریخ کے واسطے سے۔

مبحث کا ماحصل

ان چھ نکات کا مجموعی نتیجہ یہ ہے کہ دونوں میں سے کوئی نسخہ یروشلم کا نام نہیں لیتا۔ ربانی روایت میں مقام کی تعیین توراۃ کے بعد کی کتب، یعنی سموئیل، سلاطین اور تواریخ، پر موقوف ہے؛ سامری روایت یہ تعیین خود توراۃ کی قراءتوں سے کرتی ہے۔ استثنا 27 کا داخلی قرینہ سامری قراءت کے حق میں ہے اور استثنا 12 کا سیاق ماسورتی قراءت کے حق میں، اس لیے متن کی سطح پر یہ نزاع قطعی طور پر حل نہیں ہوتا۔

مبحث سوم: مقامِ مختار کے اختلاف کے فقہی اثرات

مقامِ مختار کا اختلاف کسی ایک حکم تک محدود نہیں رہتا، کیونکہ توراتی عبادات کا بڑا حصہ اسی مقام سے وابستہ ہے۔

1۔ قبلہ اور نماز

ربانی روایت میں نماز کا قبلہ یروشلم ہے، جس کی بنیاد زبور، دانیال اور سلاطین اول کی ان آیات پر ہے جن میں نماز کا رخ یروشلم اور ہیکل کی طرف بیان ہوا ہے؛[27] سامری روایت میں قبلہ کوہِ گرزیم ہے، جو براہِ راست توراۃ کی قراءتوں سے ماخوذ ہے۔[28]

2۔ قربانی، فسح اور طہارت

قربانی کی اقسام، جانوروں کی شرائط، کاہن کے حصے اور فسح کے احکام میں دونوں متون متفق ہیں؛[29] اختلاف قربانی کے ''کیسے'' کا نہیں بلکہ ''کہاں'' کا ہے۔ استثنا 16:5–6 کے مطابق فسح کی قربانی ہر بستی میں نہیں بلکہ صرف منتخب مقام پر ذبح ہو سکتی ہے۔[30] ربانی روایت کے لیے یہ مقام ہیکل تھا؛ ہیکل کی تباہی کے بعد قربانی موقوف ہو گئی اور سیدر کی تھالی میں رکھی جانے والی بھنی ہڈی (زروع) اس کی یادگار بن گئی۔[31] سامری روایت کے لیے منتخب مقام موجود اور قائم ہے، اس لیے کوہِ گرزیم پر فسح کی قربانی آج تک جاری ہے، اور سامری اسے واحد قربانی مانتے ہیں جو ہیکل کے بغیر ادا ہو سکتی ہے، کیونکہ یہ مسکن کی تعمیر سے پہلے مشروع ہوئی تھی۔[32]

یہی فرق طہارت تک پہنچتا ہے۔ توراتی طہارت کا بنیادی مقصد مسکن کو نجاست سے محفوظ رکھنا ہے،[33] اس لیے طہارت کی یکساں

آیات دو مختلف مراکز سے وابستہ ہو گئیں۔ ہیکل کی تباہی کے بعد ربانی نظامِ طہارت کے بیشتر احکام معطل ہو گئے، جبکہ کوہِ گرزیم کی فسح میں شرکت آج بھی طہارت سے مشروط ہے۔[34] یوں ایک فعل کے صیغے کا فرق یہ طے کرتا ہے کہ ایک روایت میں فسح آج محض یادگار کیوں ہے اور دوسری میں حقیقی قربانی کیوں، اور طہارت ایک میں بڑی حد تک نظری اور دوسری میں عملی کیوں ہے۔

3۔ حج

ماسورتی متن میں سال میں تین بار حاضری کا حکم یوں ہے: «اُسی جگہ حاضر ہوا کریں جسے وہ چُنے گا»،[35] جبکہ سامری متن میں حج سے متعلق تمام آیات میں ماضی کا صیغہ برقرار ہے۔[36] مزید یہ کہ سامری دسواں حکم کوہِ گرزیم پر قربانی، ضیافت اور خوشی کا حکم دے کر حج کے مقام کو احکامِ عشرہ کا حصہ بنا دیتا ہے۔[37]

4۔ زکوٰۃ: عشرِ ثانی

عشر سے متعلق بنیادی نصوص، یعنی احبار 27، گنتی 18 اور استثنا 14 و 26، دونوں نسخوں میں بڑی حد تک یکساں ہیں: شرح، لاوی اور کاہن میں تقسیم، ریوڑ کا عشر اور تیسرے سال کا اقرار دونوں میں مشترک ہیں۔[38] مگر عشرِ ثانی کے مقام ادائیگی میں یہی صیغہ پھر سامنے آتا ہے۔ ماسورتی متن کے مطابق یہ عشر «اُسی مقام میں جسے وہ اپنے نام کے مسکن کے لئے چُنے» کھایا جائے گا،[39] جبکہ سامری متن میں ہے:

في الموضع الذي اختار الله إلهك[40]

''اُس مقام پر جسے اللہ تیرے معبود نے چن لیا ہے۔''

ربانی روایت نے اس مقام کو یروشلم پر محمول کیا، اور موسیٰ بن میمون عشرِ ثانی کو یروشلم ہی میں صرف کرنے کے حکم کی حکمت پر مستقل بحث کرتے ہیں؛[41] سامری روایت میں یہ عشر کوہِ گرزیم سے وابستہ ہے۔ یہی نسبت عشر کی قدیم ترین نظیر تک جاتی ہے: یعقوب علیہ السلام کی نذر، جس میں ہر عطا کا دسواں حصہ نذر کیا گیا، بیت ایل میں ہوئی جس کا پہلا نام لوز تھا،[42] اور سامری روایت لوز کو کوہِ گرزیم کے ناموں میں شمار کرتی ہے۔[43]

5۔ صدقات

عیدوں کا نفلی عطیہ بھی اسی مقام سے وابستہ ہے۔ استثنا 16 کے مطابق عیدِ شبوعوت میں ہر شخص اپنی خوشی سے نفلی ہدیہ لائے، تینوں عیدوں میں کوئی خالی ہاتھ حاضر نہ ہو بلکہ اپنی توفیق کے مطابق دے، اور عید کی خوشی میں لاوی، پردیسی، یتیم اور بیوہ شریک ہوں؛ مگر یہ

سب اسی مقام پر ہے جسے خدا چنے۔ ماسورتی متن میں یہاں بھی فعل مستقبل ہے اور سامری متن میں ماضی: «في الموضع الذي اختار الله إلهك»۔[44] یوں نفلی عطیے اور کمزور طبقات کی اس میں شرکت کا مقام بھی دونوں روایتوں میں الگ ہو جاتا ہے۔

مبحث چہارم: دیگر متنی اختلافات اور ان کے اثرات

مقامِ مختار کے علاوہ چند دیگر متنی اختلافات بھی احکامِ عبادات پر اثر انداز ہوتے ہیں، اگرچہ ان کا دائرہ محدود ہے۔

1۔ حج: «خداوند کے آگے» یا «صندوقِ خدا کے حضور»

خروج 17:23 اور 23:34 کے ماسورتی متن میں حاضری ''خداوند خدا کے آگے'' ہے،[45] جبکہ سامری متن میں «بحضرة صندوق الله»، یعنی اللہ کے صندوق کے حضور۔[46] یوں سامری قراءت ذاتِ باری کے ''سامنے'' حاضری کی تعبیر سے فاصلہ پیدا کرتی ہے؛ تاہم خروج 24:34 میں سامری متن بھی «لنظر حضرة الله إلهك» کی تعبیر برقرار رکھتا ہے،[47] اس لیے یہ فاصلہ مکمل نہیں۔

2۔ استثنا 8:16: «مقدس مجمع» یا «حج»

ماسورتی متن میں فطیر کے ساتویں دن کے بارے میں ہے: «ساتویں دن خداوند تیرے خدا کی خاطر مقدس مجمع ہو۔ اُس میں تُو کوئی کام نہ کرنا»،[48] جبکہ سامری متن میں ہے:

وفي اليوم السابع حج لله إلهك[49]

''اور ساتویں دن اللہ تیرے معبود کے لیے حج ہے۔''

یہ ترجمے کا نہیں بلکہ متن کا اختلاف ہے، اور اس کا داخلی ثبوت خود الصوری کا ترجمہ ہے: جہاں متن میں «عصرت» ہے، جیسے احبار 36:23، وہاں الصوری اسے «حبسة» سے ادا کرتے ہیں؛[50] لہٰذا یہاں «حج» لانا اس امر کا قرینہ ہے کہ ان کے سامنے کے متن میں «حگ» تھا۔ اس کا عملی نتیجہ یہ ہے کہ سامری سال کا پہلا حج فسح کے دن نہیں بلکہ پہلے مہینے کی اکیسویں تاریخ کو ہوتا ہے،[51] جبکہ ربانی فقہ میں حاضری کا فریضہ عید کے پہلے دن سے متعلق ہے اور اس کی قضا (تشلومین) پوری عید میں ہو سکتی ہے۔[52] سامری روایت احبار 23:5–6 کے مطابق فطیر کو فسح سے الگ مستقل عید مانتی ہے،[53] جبکہ ربانی استعمال میں ''پیسح'' (فسح کا عبرانی تلفظ) پوری عید کا نام بن گیا۔[54]

3۔ صدقات: استثنا 9:15

ماسورتی متن تنبیہ کرتا ہے کہ دل میں یہ خیال نہ آئے کہ ساتواں برس، یعنی قرضوں کی معافی کا برس، قریب ہے؛[55] یہاں بخل کا

محرک قرض معاف ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس مقام پر حروف یکساں ہیں، مگر سامری روایت انہیں ''سالِ سیری'' پڑھتی ہے،[56] اور الصوری کا ترجمہ دونوں مفاہیم کو «قريبةٌ سنةُ الشبع سنةُ السمطة» کی صورت میں جمع کرتا ہے۔[57] یہ قراءت کا اختلاف ہے: اس میں بخل کا عذر آنے والی خوشحالی کا گمان بن جاتا ہے، اور معاشی اندیشے کے خلاف تنبیہ ایک اخلاقی عذر کے خلاف تنبیہ میں بدل جاتی ہے۔

4۔ طہارت اور دیگر توضیحی اضافے

احکام طہارت کی بنیادی آیات، یعنی احبار 11 تا 15 اور گنتی 19، دونوں نسخوں میں معنوی اعتبار سے تقریباً یکساں ہیں۔ نمایاں ترین متنی فرق احبار 15:3 میں ہے، جہاں سامری متن کا اضافی حصہ الصوری کے ترجمے میں «نجس هو كل أيام ذوب بشره» ہے، مگر حکم دونوں صورتوں میں ایک ہے۔[58] یہی کیفیت پیدائش 17:14 میں ختنے کے لیے ''آٹھویں دن'' کی صراحت اور خروج 19:23 کے ایک توضیحی جملے کی ہے، جو حکم کی تاکید کرتے ہیں، اس کا جوہر نہیں بدلتے۔[59] اس لیے دونوں روایتوں کے فقہِ طہارت کے اختلافات، مثلاً ربانی روایت میں حیض کے بعد سات پاک دنوں کا اضافہ، متن سے نہیں بلکہ تعبیر سے پیدا ہوئے ہیں۔[60]

مبحث پنجم: یکساں متن، مختلف تعبیر

دونوں روایتوں کے بہت سے بڑے عملی اختلافات ایسی آیات سے پیدا ہوئے ہیں جو دونوں نسخوں میں یکساں ہیں۔ ان کی جڑ دو امور میں ہے: مسلّمہ صحائف کا دائرہ اور منہجِ تعبیر۔

1۔ نماز

نمازوں کی اصل اور تعداد۔ تلمود میں ربانی نمازوں کی اصل کے بارے میں دو اقوال ہیں: ایک یہ کہ انہیں آباء نے مقرر کیا، اور دوسرا یہ کہ انہیں دائمی قربانیوں کے مقابل مقرر کیا گیا۔[61] دوسرا قول بعینہٖ وہی بنیاد ہے جس سے سامری روایت نے اپنی نمازیں اخذ کیں، یعنی صبح و شام کی دائمی قربانی۔[62] فرق یہ ہے کہ ربانی روایت نے تین روزانہ نمازوں کو زبور 55:17 اور دانیال 6:10 جیسی آیات سے بھی مؤکد کیا،[63] جن کی سامری روایت میں کوئی حیثیت نہیں۔

''بین العروبین''۔ دائمی قربانی کا دوسرا برّہ ''دونوں غروبوں کے درمیان'' پیش کرنے کا حکم دونوں متون میں ہے۔ ربانی تعبیر میں شام کی قربانی دوپہر ڈھلنے کے بعد ذبح ہوتی تھی،[64] اسی لیے منحہ زوال کے بعد پڑھی جاتی ہے، اور ماعریو کا کسی قربانی سے براہِ راست تعلق نہ ہونا اس کے فرض یا اختیاری ہونے کے اختلاف کا سبب بنا؛[65] سامری تعبیر میں اس سے مراد غروب کے بعد کا وقت ہے، اس لیے سامری شام کی نماز غروب کے بعد ادا ہوتی ہے۔[66]

طہارت اور سجدہ۔ کاہنوں کے لیے ہاتھ پاؤں دھونے کا حکم (خروج 30:17–21) دونوں متون میں ہے؛ سامری روایت نے اسے ہر نمازی کے مکمل وضو کی اصل بنا دیا،[67] جبکہ ربانی روایت نے اسے کاہنوں تک محدود رکھ کر عام نمازی کے لیے صرف ہاتھ دھونا لازم کیا۔[68] احبار 1:26 سے ربانی فقہ نے ہیکل کے باہر پتھر کے فرش پر سجدے کی ممانعت اخذ کی،[69] اور ربانی عبادت میں سجدہ اب بعض تہواروں تک محدود ہے؛[70] سامری نماز میں سجدے برقرار ہیں۔[71]

شماع، تفلین اور جماعت۔ استثنا 6:4–9 دونوں متون میں ہے؛ ربانی روایت نے اسے لفظی معنی میں لے کر شماع کی روزانہ قراءت اور تفلین کو نماز کا لازمی حصہ بنایا،[72] جبکہ سامری مصادر میں نماز کے لوازمات میں تفلین کا ذکر نہیں ملتا۔[73] اس کے برعکس ربانی منیان کی دس کی تعداد گنتی 27:14 کے لفظ ''جماعت'' سے تفسیری استنباط پر قائم ہے؛[74] سامری روایت، جو ایسے استنباط کو حجت نہیں مانتی، کوئی کم از کم تعداد مقرر نہیں کرتی، مگر امامت کو لاوی کاہن سے وابستہ رکھتی ہے۔[75]

2۔ روزہ

روزے سے متعلق نصوص، یعنی احبار 16:29–34، احبار 23:26–32 اور گنتی 29:7–11، دونوں نسخوں میں حکم کے تمام بنیادی اجزا میں متفق ہیں، یعنی تاریخ، نفس پر مشقت، کام کی ممانعت، دورانیہ اور وعید۔[76] اس کے باوجود تعبیر کے تین اختلافات نمایاں ہیں۔

(الف) ''نفس کو دکھ دینا''۔ ربانی تشریح نے اس حکم کو پانچ ممانعتوں تک پھیلایا اور اس کی دو بنیادیں بیان کیں: یہ حکم توراۃ میں پانچ مقامات پر آیا ہے، اور نہانے اور تیل ملنے کی ممانعت دانیال 10:3 اور زبور 109:18 سے ماخوذ ہے۔[77] دوسری بنیاد اسفارِ خمسہ سے باہر ہے، اس لیے سامری روایت کے لیے دستیاب نہیں۔ سامری عربی ترجمہ اس حکم کو «تشقون أنفسكم» سے ادا کرتا ہے، جس کی عملی صورت کھانے پینے کا کامل ترک ہے؛[78]

(ب) ''ہر جان'' (احبار 23:29)۔ سامری علماء نے اس عموم میں وہ بچہ بھی شامل کیا جس کا اسی سال دودھ چھڑایا گیا ہو۔[79] ربانی روایت نے اسی عموم کو دو قیود سے مقید کیا: نابالغ پر تکلیف نہیں، اور جان کا تحفظ ہر حکم پر مقدم ہے۔ دوسری قید کی بنیاد اسفارِ خمسہ ہی کی وہ آیت ہے کہ احکام پر عمل کر کے انسان زندہ رہے (احبار 18:5)، جسے تلمود نے زندگی کے اصول کے طور پر لیا۔[80] یہ آیت سامری توراۃ میں بھی موجود ہے، مگر سامری فقہ نے اسے یومِ کفارہ میں رخصت کا عمومی اصول نہیں بنایا؛ یوں ایک ہی متن کے ہوتے ہوئے رخصت کا دائرہ منہجِ تطبیق پر موقوف ہوا۔

(ج) ''قوم سے کاٹا جانا''۔ ربانی روایت نے ''کرت'' کو اصلاً الٰہی سزا سمجھا،[81] البتہ مشنا کے مطابق کرت والے متعدد جرائم پر، تنبیہ اور گواہوں کی شرط کے ساتھ، عدالت کوڑوں کی سزا دیتی ہے، اور وہیں منقول ایک قول کے مطابق کوڑے لگنے سے کرت ساقط ہو جاتی ہے۔[82] سامری عربی ترجمے میں اس مقام پر دو جملے ہیں: روزہ ترک کرنے پر «تنقطع من قومها»، جس میں فعل مجہول ہے، اور کام کرنے پر «فأبيد تلك النفس»، جس میں خدا خود متکلم ہے۔[83] سامری فقہ نے مجہول صیغے کو انسانی عدالت کا میدان سمجھ کر اس سے براہِ راست عدالتی سزا مراد لی۔[84] یوں ایک روایت میں وعید اصلاً الٰہی تقدیر کے حوالے ہوئی اور عدالتی سزا اس کا متبادل بنی، جبکہ دوسری میں وہ خود دنیوی حد بن گئی۔

3۔ عیدیں: شبوعوت کی تاریخ

سبت کے اگلے دن سے پچاس دن گننے کا حکم (احبار 23:15–16) دونوں نسخوں میں یکساں ہے۔[85] سامری روایت ''سبت'' کو اس کے معروف معنی، یعنی ہفتہ وار ساتویں دن، پر محمول کرتی ہے اور اس سے وہ سبت مراد لیتی ہے جو ایامِ فطیر کے اندر آئے؛[86] اس لیے گنتی ہمیشہ اتوار سے شروع ہوتی ہے اور شبوعوت ہمیشہ اتوار کو واقع ہوتی ہے۔[87] ربانی روایت میں شبوعوت کی تاریخ چھ سیوان مقرر ہے،[88] جو اسی صورت میں ممکن ہے کہ ''سبت'' سے فسح کا پہلا مقدس دن مراد لیا جائے اور گنتی سولہ نیسان سے شروع ہو۔ یہ اختلاف ربانی روایت کے اندر بھی معروف تھا: تلمود میں بیتوسیوں کے ساتھ اسی ''سبت کے اگلے دن'' پر بحث منقول ہے، جو سامریوں کی طرح اس سے ہفتہ وار سبت مراد لیتے تھے، اور ربانی علماء نے اپنی تعبیر کو متعدد آیات سے ثابت کیا ہے۔[89] لفظ کے ظاہر کے اعتبار سے سامری تعبیر قریب تر ہے، جبکہ ربانی تعبیر اس عید کو، جس کی تاریخ نہیں بلکہ صرف گنتی کا حکم دیا گیا ہے، ایک مقررہ تاریخ دیتی ہے۔

مبحث کا ماحصل

دونوں روایتوں کے عملی اختلافات کا بڑا حصہ تعبیر سے پیدا ہوا: ربانی روایت نے توراۃ کو انبیاء کی کتب اور زبانی توراۃ کے ذریعے وسعت دی، اور سامری روایت نے اسے لفظی اور کاہنی زاویے سے پڑھا۔ نتیجتاً ربانی روایت میں نمازیں زیادہ، رخصتیں وسیع اور قیادت غیر کاہنی ہوئی، جبکہ سامری روایت میں وضو مکمل، سجدہ محفوظ اور امامت کاہن سے وابستہ رہی۔ تاہم یہ تقسیم مطلق نہیں: شماع اور تفلین میں لفظی تعبیر ربانی روایت نے اختیار کی، اور حیض کی طہارت میں زیادہ سختی بھی اسی کی جانب ہے۔

مبحث ششم: قرآنی تناظر

قرآن مجید بنی اسرائیل کے اسی داخلی اختلاف کو اپنا موضوع قرار دیتا ہے:

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ[90]

''بے شک یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے وہ اکثر باتیں بیان کرتا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔''

اور اس اختلاف کا سبب علم کی کمی نہیں بلکہ علم آجانے کے بعد باہمی ضد قرار دیتا ہے۔[91] اس تناظر میں اس بحث کے تین پہلو قابل توجہ ہیں۔

پہلا پہلو: مقام کی صراحت۔ جس سوال پر دونوں نسخے یا تو خاموش ہیں یا مختلف، یعنی مرکزِ عبادت کا نام، قرآن اسے صراحت سے طے کرتا ہے: قبلے کو ''المسجد الحرام'' کا نام لے کر متعین کرتا ہے[92] اور اس گھر کو ''بکہ'' میں واقع وہ پہلا گھر قرار دیتا ہے جو لوگوں کے لیے بنایا گیا۔[93] قرآن کا یہ بیان کہ اہلِ کتاب کے بعض گروہ بعض کے قبلے کے پیرو نہیں،[94] اگرچہ مفسرین کے ہاں عموماً یہود و نصاریٰ سے متعلق ہے، مگر یروشلم اور کوہِ گرزیم کی صدیوں پر پھیلی کشمکش پر بھی اس کا اطلاق ہو سکتا ہے۔ قرآن اس نزاع کو کسی ایک فریق کے حق میں طے کرنے کے بجائے دونوں مقامات سے مقدم ابراہیمی گھر کی طرف رجوع سے طے کرتا ہے۔

دوسرا پہلو: متن کی وحدت۔ قرآن اہلِ کتاب کے ہاں کلام کو اس کے مقامات سے بدلنے کا ذکر کرتا ہے[95] اور اپنے متن کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتا ہے۔[96] اسلامی فقہ میں بھی قراءات کے اختلاف سے بعض فقہی اختلافات پیدا ہوئے ہیں، جیسے وضو میں پاؤں کے حکم سے متعلق «وأرجلكم» کی دو قراءتیں؛[97] مگر یہ اختلاف ایک ہی مسلّمہ متن اور ایک ہی قبلے کے اندر رہتا ہے، نہ مرکزِ عبادت کو بدلتا ہے اور نہ صحائف کے دائرے کو، اس لیے دو متوازی نظام پیدا نہیں کرتا۔ اسی طرح زکوٰۃ کسی مقام سے وابستہ نہیں، اس لیے عشرِ ثانی کی طرح مقامِ ادائیگی کا نزاع یہاں پیدا ہی نہیں ہوتا۔

تیسرا پہلو: ابراہیمی اصل کی بازیافت۔ مبحث پنجم سے واضح ہوا کہ ہر روایت نے عبادت کا کوئی ایسا پہلو محفوظ رکھا جو دوسری نے کھو دیا۔ اسلامی نماز میں ربانی روایت کی طرح متعدد اوقات اور غیر موروثی امامت بھی ہے، اور سامری روایت کی طرح مکمل وضو[98] اور محفوظ سجدہ بھی۔ قرآن اپنے آپ کو سابقہ کتب کی تصدیق کرنے والا اور ان پر نگہبان قرار دیتا ہے؛[99] اس تناظر میں قرآنی موقف کو کسی ایک یہودی روایت کی تائید یا تردید کے بجائے اس مشترک ابراہیمی اصل کی بازیافت کے طور پر سمجھنا زیادہ قرینِ قیاس ہے جس کے اجزا دونوں روایتوں میں بکھرے ہوئے ہیں۔

نتائجِ تحقیق

1۔ احکامِ عبادات پر مؤثر متنی اختلافات تعداد میں کم مگر اثر میں فیصلہ کن ہیں، اور تقریباً سب مقامِ مختار کے گرد منظم ہیں: استثنا میں

''چن لے گا'' اور ''چن لیا ہے'' کا صیغہ، استثنا 4:27 میں عیبال اور گرزیم، سامری دسواں حکم، استثنا 30:11 کی جغرافیائی صراحت، خروج 24:20 اور پیدائش 2:22۔

2۔ مقامِ مختار کا اختلاف قبلہ، قربانی و فسح، حج، عیدوں، عشرِ ثانی، صدقات اور طہارت سب تک پھیلتا ہے، اور ہیکل کی تباہی کے بعد یہ بھی طے کرتا ہے کہ کون سی عبادت معطل ہوئی اور کون سی جاری رہی؛

3۔ دیگر متنی اختلافات، مثلاً استثنا 8:16، خروج 17:23 اور احبار 3:15، اور استثنا 9:15 میں قراءت کا اختلاف، مقامی اثر رکھتے ہیں اور عبادت کا ڈھانچہ نہیں بدلتے۔

4۔ نماز، روزے، عیدوں اور طہارت میں دونوں روایتوں کے بڑے عملی اختلافات یکساں متن کی مختلف تعبیر سے پیدا ہوئے ہیں، جن کی جڑ مسلّمہ صحائف کا دائرہ اور منہجِ استنباط ہے۔

5۔ ترجمے کا انتخاب اور متن کا اختلاف دو الگ سطحیں ہیں، اور یہ اصول الصوری کے ترجمے اور اردو بائبل دونوں پر لاگو ہے۔

6۔ اسفارِ خمسہ کے اندر رہ کر مقامِ مختار کا نزاع حل نہیں ہوتا؛ قرآن مجید مرکزِ عبادت کو نام لے کر متعین کرتا ہے، اور ایک ہی متن پر قائم ہونے کی وجہ سے متوازی نظام پیدا نہیں ہونے دیتا۔

سفارشات

1۔ سامری توراۃ کے عربی ترجمے اور ماسورتی متن کا اردو میں متوازی تقابلی ایڈیشن تیار کیا جائے، اور معاملات، نکاح و طلاق اور حدود کے ابواب میں بھی متنی اختلافات کے فقہی اثرات کا اسی منہج سے مطالعہ کیا جائے۔

2۔ تقابلِ ادیان کے نصاب میں سامری روایت کو بنی اسرائیل کی ایک مستقل روایت کے طور پر شامل کیا جائے، کیونکہ ربانی روایت کی تفہیم کے لیے اس کا تقابل ناگزیر ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 international license.

References & Notes:

[1] Benyamim Tsedaka and Sharon Sullivan, eds. and trans., The Israelite Samaritan Version of the Torah: First English Translation Compared with the Masoretic Version (Grand Rapids, MI: William B. Eerdmans, 2013), introduction ("History of the Research"; "SP and MT—Which Is the Earlier Text?").

[2] Pummer, Samaritans, 205–6؛ عبد الوہاب محمد المسیری، موسوعۃ الیہود والیہودیۃ والصہیونیۃ: نموذج تفسیری جدید (القاہرہ: دار الشروق، 1999ء)، 5:226؛ عدنان ملحم، "اوضاع الطائفۃ السامریۃ فی مدینۃ نابلس من خلال کتاب ولایۃ بیروت لمحمد رفیق التمیمی و محمد بہجت"، مجلۃ جامعۃ النجاح للابحاث (العلوم الانسانیۃ) 16، عدد 1 (2002ء): 199۔

Pummer, *Samaritans*, 205–6; ʿAbd al-Wahhāb Muḥammad al-Masīrī, *Mawsūʿat al-Yahūd wa-al-Yahūdiyyah wa-al-Ṣahyūniyyah: Namūdhaj Tafsīrī Jadīd* (Cairo: Dār al-Shurūq, 1999), 5:226; ʿAdnān Mulhim, "Awḍāʿ al-Ṭāʾifah al-Sāmiriyyah fī Madīnat Nābulus min Khilāl Kitāb Wilāyat Bayrūt li-Muḥammad Rafīq al-Tamīmī wa-Muḥammad Bahjat," *Majallat Jāmiʿat al-Najāḥ lil-Abḥāth (al-ʿUlūm al-Insāniyyah)* 16, no. 1 (2002): 199.

[3] ابو الحسن اسحاق الصوری (مترجم)، التوراۃ السامریۃ: النص الکامل للتوراۃ السامریۃ باللغۃ العربیۃ، نشر و تعریف احمد حجازی السقا (القاہرہ: دار الانصار، 1398ھ/1978ء)، 214–15 (احبار 23:4، 6، 24، 34، 36)۔

Abū al-hasan Ishāq al-sūrī (trans.), *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah: al-Naṣ ṣ al-Kāmil lil-Tawrāh al-Sāmiriyyah bi-al-Lughah al-ʿArabiyyah*, ed. Ahmad hijāzī al-Saqqā (Cairo: Dār al-Anṣār, 1398 AH/1978), 214–15 (Lev. 23:4, 6, 24, 34, 36).

[4] استثنا 12:13–14۔

Deut. 12:13–14.

[5] استثنا 11:29۔

Deut. 11:29.

[6] استثنا 12:5، 11، 14، 18، 21، 26۔

Deut. 12:5, 11, 14, 18, 21, 26.

[7] Pummer, Samaritans, 202–5; Tsedaka and Sullivan, Israelite Samaritan Version, introduction; Deut. 12:5, 14.

[8] ابو الفتح بن ابی الحسن السامری، کتاب التاریخ مما تقدم عن الآباء (Samaritani Annales Abulfathi)، تحقیق ایڈورڈ فیلمار (گوتھا: F. A. Perthes، 1865ء)، 96؛ تقابل کے لیے دیکھیے: استثنا 12:13–14۔

Abū al-Fath ibn Abī al-hasan al-Sāmirī, *Kitāb al-Tārīkh mimmā Taqaddama ʿan al-Ābāʾ (Abulfathi Annales Samaritani)*, ed. Eduard Vilmar (Gotha: F. A. Perthes, 1865), 96; for comparison, see Deut. 12:13–14.

[9] سموئیل اول 1:3؛ سلاطین اول 8:2؛ المسیری، موسوعۃ، 4:166۔

1 Sam. 1:3; 1 Kgs. 8:2; al-Masīrī, *Mawsūʿah*, 4:166.

[10] ابو الفتح، کتاب التاریخ، 96۔

Abū al-Fath, *Kitāb al-Tārīkh*, 96.

[11] استثنا 27:4–7؛ یشوع 8:30–31۔

Deut. 27:4–7; Josh. 8:30–31.

[12] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 328 (استثنا 27:4)۔

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 328 (Deut. 27:4).

[13] استثنا 11:29؛ 27:12–13۔

Deut. 11:29; 27:12–13.

[14] James H. Charlesworth, "What Is the Samaritan Pentateuch?" in Tsedaka and Sullivan, Israelite Samaritan Version.

[15] خروج 20:17؛ استثنا 5:21؛ Tsedaka and Sullivan, Israelite Samaritan Version, Exod. 20:14a–h; Deut. 5:18a–g؛ الصوری، التوراۃ السامریۃ، 145–46، 297۔

Exod. 20:17; Deut. 5:21; Tsedaka and Sullivan, *Israelite Samaritan Version*, Exod. 20:14a–h; Deut. 5:18a–g; al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 145–46, 297.

[16] Emanuel Tov, "Foreword," in Tsedaka and Sullivan, Israelite Samaritan Version.

[17] John Macdonald, The Theology of the Samaritans, New Testament Library (London: SCM Press, 1964), 327.

[18] استثنا 11:30۔

Deut. 11:30.

[19] Tsedakaand Sullivan, Israelite Samaritan Version, Deut. 11:30؛ Pummer, Samaritans, chap. 5, sec. 1؛ الصوری، التوراۃ السامریۃ، 145۔1

Tsedaka and Sullivan, *Israelite Samaritan Version*, Deut. 11:30; Pummer, *Samaritans*, chap. 5, sec. 1; al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 145.

[20] خروج 20:24۔

Exod. 20:24.

[21] Tsedaka and Sullivan, Israelite Samaritan Version, Exod. 20:24 (Samaritan and Masoretic columns).

[22] پیدائش 22:2؛ Tsedaka and Sullivan, Israelite Samaritan Version, Gen. 22:2.

Gen. 22:2; Tsedaka and Sullivan, *Israelite Samaritan Version*, Gen. 22:2.

[23] پیدائش 12:6–7۔

Gen. 12:6–7.

[24] John Macdonald, ed. and trans., Memar Marqah: The Teaching of Marqah, vol. 2, The Translation, BZAW 84 (Berlin: Alfred Töpelmann, 1963), 74 n. 149 (bk. 2, §10).

[25] تواریخ دوم 3:1؛ المسیری، موسوعۃ، 4:166۔

2 Chr. 3:1; al-Masīrī, *Mawsūʿah*, 4:166.

[26] پیدائش 12:8؛ Tsedaka and Sullivan, Israelite Samaritan Version, note on Gen. 12:8؛ 17:28–19؛ Macdonald, Memar Marqah, 2:77 (bk. 2, §10)؛ Macdonald, Theology, 328.

Gen. 12:8; 28:17–19; Tsedaka and Sullivan, *Israelite Samaritan Version*, note on Gen. 12:8; Macdonald, *Memar Marqah*, 2:77 (bk. 2, §10); Macdonald, *Theology*, 328.

[27] زبور 55:17؛ دانیال 6:10؛ سلاطین اول 8:44، 48؛ بابلی تلمود، برکات 30الف، در التلمود البابلی، ترجمہ: مجموعۃ من الاکادیمیین والباحثین (عمان: مرکز دراسات الشرق الاوسط، 2011ء)، 2:89–90۔

Ps. 55:17; Dan. 6:10; 1 Kgs. 8:44, 48; Babylonian Talmud, Berakhot 30a, in *al-Talmūd al-Bābilī*, trans. Majmūʿah min al-Akādīmiyyīn wa-al-Bāḥithīn (Amman: Markaz Dirāsāt al-Sharq al-Awsaṭ, 2011), 2:89–90.

[28] ابوالفتح، کتاب التاریخ، 96؛ Pummer, Samaritans, 202–5.

Abū al-Fath, *Kitāb al-Tārīkh*, 96; Pummer, *Samaritans*, 202–5.

[29] Tsedaka and Sullivan, Israelite Samaritan Version, Lev. 1–7.

[30] استثنا 16:5–6۔

Deut. 16:5–6.

[31] المسیری، موسوعۃ، 5:269۔

al-Masīrī, *Mawsūʿah*, 5:269.

[32] Pummer, Samaritans, 260–61.

[33] احبار 15:31۔

Lev. 15:31.

[34] Pummer, Samaritans, 204.

[35] استثنا 16:16۔

Deut. 16:16.

[36] استثنا 16:2، 6، 7، 11، 15، 16؛ الصوری، التوراۃ السامریۃ، 308، 314–15؛ Bóid, Principles of Samaritan Halachah, 340; Pummer, Samaritans, 202–3.

Deut. 16:2, 6, 7, 11, 15, 16; al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 308, 314–15; Bóid, *Principles of Samaritan Halachah*, 340; Pummer, *Samaritans*, 202–3.

[37] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 145۔

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 145.

[38] احبار 27:30–33؛ گنتی 18:21–28؛ استثنا 26:12–13؛ الصوری، التوراۃ السامریۃ، 223، 257–58، 328۔

Lev. 27:30–33; Num. 18:21–28; Deut. 26:12–13; al-Ṣūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 223, 257–58, 328.

[39] استثنا 14:23۔

Deut. 14:23.

[40] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 312 (استثنا 14:23)۔

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 312 (Deut. 14:23).

[41] موسیٰ بن میمون، دلالۃ الحائرین، تحقیق حسین آتای (القاہرہ: مکتبۃ الثقافۃ الدینیۃ، س ن)، 3:39، 626۔

Mūsā ibn Maymūn, *Dalālat al-Ḥāʾirīn*, ed. Hüseyin Atay (Cairo: Maktabat al-Thaqāfah al-Dīniyyah, n.d.), 3:39, 626.

[42] پیدائش 28:19–22۔

Gen. 28:19–22.

[43] Macdonald, Memar Marqah, 2:77 (bk. 2, §10).

[44] استثنا 16:10–11، 14–17؛ الصوری، التوراۃ السامریۃ، 314–15 (استثنا 16:11، 14، 16)؛ Florentin and Tal, Samaritan Pentateuch, 816–17.

Deut. 16:10–11, 14–17; al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 314–15 (Deut. 16:11, 14, 16); Florentin and Tal, *Samaritan Pentateuch*, 816–17.

[45] خروج 23:17؛ 34:23۔

Exod. 23:17; 34:23.

[46] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 150، 168؛ Pummer, Samaritans, 267.

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 150, 168; Pummer, *Samaritans*, 267.

[47] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 168۔

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 168.

[48] استثنا 16:8۔

Deut. 16:8.

[49] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 314 (استثنا 16:8)؛ Tsedaka and Sullivan, Israelite Samaritan Version, Deut. 16:8.

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 314 (Deut. 16:8); Tsedaka and Sullivan, *Israelite Samaritan Version*, Deut. 16:8.

[50] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 215 (احبار 23:36)۔

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 215 (Lev. 23:36).

[51] Pummer, Samaritans, 260–63.

[52] مشنا، حگیگاہ 1:6 (التلمود البابلی، 7:311)۔

Mishnah, Ḥagigah 1:6 (*al-Talmūd al-Bābilī*, 7:311).

[53] Pummer, Samaritans, 260; Macdonald, Theology, 247.

[54] المسیری، موسوعۃ، 5:268۔

al-Masīrī, *Mawsūʿah*, 5:268.

[55] استثنا 15:9۔

Deut. 15:9.

[56] Florentin and Tal, Samaritan Pentateuch, 815.

[57] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 313 (استثنا 15:7–11)۔

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 313 (Deut. 15:7–11).

[58] احبار 15:3؛ Tsedaka and Sullivan, Israelite Samaritan Version, Lev. 15:3؛ الصوری، التوراۃ السامریۃ، 202۔

Lev. 15:3; Tsedaka and Sullivan, *Israelite Samaritan Version*, Lev. 15:3; al-Ṣūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 202.

[59] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 55، 151؛ Pummer, Samaritans, 212.

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 55, 151; Pummer, *Samaritans*, 212.

[60] بابلی تلمود، ندّہ 66الف (التلمود البابلی، 19:209–10)؛ Bóid, Principles, 304–7.

Babylonian Talmud, Niddah 66a (*al-Talmūd al-Bābilī*, 19:209–10); Bóid, *Principles*, 304–7.

[61] بابلی تلمود، برکات 26ب (التلمود البابلی، 2:82–83)۔

Babylonian Talmud, Berakhot 26b (*al-Talmūd al-Bābilī*, 2:82–83).

[62] خروج 29:38–39؛ الصوری، التوراۃ السامریۃ، 161؛ الشریدہ و غورانی، الطائفۃ السامریۃ، 83، 85۔

Exod. 29:38–39; al-Ṣūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 161; al-Sharīdah and Ghūrānī, *al-Ṭāʾifah al-Sāmiriyyah*, 83, 85.

[63] زبور 55:17؛ دانیال 6:10؛ بابلی تلمود، برکات 31الف (التلمود البابلی، 2:92)۔

Ps. 55:17; Dan. 6:10; Babylonian Talmud, Berakhot 31a (*al-Talmūd al-Bābilī*, 2:92).

[64] مشنا، پیسحیم 5:1 (التلمود البابلی، 5:219)۔

Mishnah, Pesahim 5:1 (*al-Talmūd al-Bābilī*, 5:219).

[65] بابلی تلمود، برکات 27ب–28الف (التلمود البابلی، 2:82–83)؛ المسیری، موسوعۃ، 5:226۔

Babylonian Talmud, Berakhot 27b–28a (*al-Talmūd al-Bābilī*, 2:82–83); al-Masīrī, *Mawsūʿah*, 5:226.

[66] نہاد حسن حاجی، ''طائفۃ الیہود السامریین''، مجلۃ لارک للفلسفۃ واللسانیات والعلوم الاجتماعیۃ 5، عدد 12 (2013ء): 313؛ Pummer, Samaritans, 277.

Nihād Ḥasan Ḥājī, "Ṭāʾifat al-Yahūd al-Sāmiriyyīn," *Majallat Lārk lil-Falsafah wa-al-Lisāniyyāt wa-al-ʿUlūm al-Ijtimāʿiyyah* 5, no. 12 (2013): 313; Pummer, *Samaritans*, 277.

[67] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 162؛ Pummer, Samaritans, 277؛ Bóid, Principles, 222, 272.

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 162; Pummer, *Samaritans*, 277; Bóid, *Principles*, 222, 272.

[68] رنا یوسف توفیق، ''الصلاۃ فی الدیانۃ الیہودیۃ: مقارنۃ ادیان''، مجلۃ کلیۃ التربیۃ الاساسیۃ 31، شمارہ 129 (فروری 2025ء): 196۔

Rana Yūsuf Tawfīq, "al-Ṣalāh fī al-Diyānah al-Yahūdiyyah: Muqāranat Adyān," *Majallat Kulliyyat al-Tarbiyah al-Asāsiyyah* 31, no. 129 (February 2025): 196.

[69] بابلی تلمود، مگیلہ 22ب۔

Babylonian Talmud, Megillah 22b.

[70] المسیری، موسوعۃ، 5:227۔

al-Masīrī, *Mawsūʿah*, 5:227.

[71] الشریدہ و غورانی، الطائفۃ السامریۃ، 84؛ Pummer, Samaritans, 278–79.

al-Sharīdah and Ghūrānī, *al-Ṭāʾifah al-Sāmiriyyah*, 84; Pummer, *Samaritans*, 278–79.

[72] بابلی تلمود، مناحوت 34ب–35الف (التلمود البابلی، 15:104–5)؛ المسیری، موسوعۃ، 5:229–30۔

Babylonian Talmud, Menaḥot 34b–35a (*al-Talmūd al-Bābilī*, 15:104–5); al-Masīrī, *Mawsūʿah*, 5:229–30.

[73] Pummer, Samaritans, 281.

[74] بابلی تلمود، مگیلہ 23ب۔

Babylonian Talmud, Megillah 23b.

[75] Pummer, Samaritans, 281؛ الشریدہ و غورانی، الطائفۃ السامریۃ، 84۔

Pummer, *Samaritans*, 281; al-Sharīdah and Ghūrānī, *al-Ṭāʾifah al-Sāmiriyyah*, 84.

[76] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 205 (احبار 16:29–34)، 215 (احبار 23:27–32)، 276 (گنتی 29:7)۔

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 205 (Lev. 16:29–34), 215 (Lev. 23:27–32), 276 (Num. 29:7).

[77] بابلی تلمود، یوما 76الف–77الف (التلمود البابلی، 6:130)۔

Babylonian Talmud, Yoma 76a–77a (*al-Talmūd al-Bābilī*, 6:130).

[78] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 205، 215۔

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 205, 215.

[79] Tsedaka and Sullivan, Israelite Samaritan Version, note on Lev. 23:29.

[80] مشنا، یوما 8:4 (التلمود البابلی، 6:135)؛ بابلی تلمود، یوما 85ب (التلمود البابلی، 6:139)؛ احبار 18:5۔

Mishnah, Yoma 8:4 (*al-Talmūd al-Bābilī*, 6:135); Babylonian Talmud, Yoma 85b (*al-Talmūd al-Bābilī*, 6:139); Lev. 18:5.

[81] بابلی تلمود، یوما 73ب–74الف (التلمود البابلی، 6:127–28)۔

Babylonian Talmud, Yoma 73b–74a (*al-Talmūd al-Bābilī*, 6:127–28).

[82] مشنا، مکوت 3:1–2، 15۔

Mishnah, Makkot 3:1–2, 15.

[83] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 215 (احبار 23:29–30)۔

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 215 (Lev. 23:29–30).

[84] Bóid, Principles, 214.

[85] الصوری، التوراۃ السامریۃ، 214 (احبار 23:15–16)۔

al-sūrī, *al-Tawrāh al-Sāmiriyyah*, 214 (Lev. 23:15–16).

[86] Bóid, Principles, 332–33.

[87] Tsedaka and Sullivan, Israelite Samaritan Version, note on Lev. 23:15–16; Pummer, Samaritans, 263.

[88] المسیری، موسوعۃ، 5:273۔

al-Masīrī, *Mawsūʿah*, 5:273.

[89] بابلی تلمود، مناحوت 65الف–66الف (التلمود البابلی، جلد 15)۔

Babylonian Talmud, Menaḥot 65a–66a (*al-Talmūd al-Bābilī*, vol. 15).

[90] القرآن، النمل 27:76۔

Al-Qurʾān, al-Naml 27:76.

[91] القرآن، الجاثیہ 45:17۔

Al-Qurʾān, al-Jāthiyah 45:17.

[92]القرآن،البقرہ2:144۔

Al-Qurʾān, al-Baqarah 2:144.

[93]القرآن،آل عمران3:96۔

Al-Qurʾān, Āl ʿImrān 3:96.

[94]القرآن،البقرہ2:145۔

Al-Qurʾān, al-Baqarah 2:145.

[95]القرآن،النساء4:46؛المائدہ5:13۔

Al-Qurʾān, al-Nisāʾ 4:46; al-Māʾidah 5:13.

[96]القرآن،الحجر15:9۔

Al-Qurʾān, al-hijr 15:9.

[97]القرآن،المائدہ5:6۔

Al-Qurʾān, al-Māʾidah 5:6.

[98]القرآن،المائدہ5:6۔

Al-Qurʾān, al-Māʾidah 5:6.

[99]القرآن،المائدہ5:48۔

Al-Qurʾān, al-Māʾidah 5:48.